شہید اسلام مولانا

حبیب الرحمٰن یزدانی (رحمۃ اللہ علیہ)

محمد رمضان یوسف سلفی
رحمانیہ دارالکتب فیصل آباد

مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے بے مثال خطیب، نڈر و بیباک مبلغ اسلام اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ انہوں نے توحید وسنت کی اشاعت میں تن من دھن کی بازی لگا دی اور لومۃ اللائم کی پروا کئے بغیر ہمیشہ ثابت قدمی سے سرگرم عمل رہے۔ جو تعلیم انہوں نے اپنے عالی قدر بزرگوں اور اساتذہ سے حاصل کی تھی اس پر عمل پیرا ہو کر نیک نام ہوئے۔ مولانا یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی قابل رشک تھی، انہیں توحید پھیلانے کے جرم میں قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ اور مخالفین کے ظلم وجور کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ہر موقع پر وہ صبر واستقامت کا پیکر بن کر رہے اور پہلے سے بھی زیادہ عزم وہمت سے توحید بیان کی۔ وہ کاروان حریت کے معزز رکن اور جماعت اہلحدیث کے حدی خوان تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے راہنما اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دست وبازو تھے۔ بلاشبہ انہوں نے پاکستان میں جماعت اہلحدیث کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کیا، اور دور دراز علاقوں میں پہنچ کر جماعت کی دعوت کو پہنچایا۔ مولانا یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ خطابت کے اونچے مقام پر فائز تھے انہوں نے اپنے وعظ کی اثر آفرینی اور شیریں گفتار سے ہزاروں لوگوں کے عقائد باطلہ کی اصلاح کی اور ان لوگوں کو توحید وسنت کا عامل بنایا۔ ان حالات وواقعات کو دیکھتے ہوئے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فن خطابت کے شہسوار اور دعوت دین کے بہت بڑے داعی تھے۔

مولانا یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ جون 1947ء کو پل شاہ دولہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبدالحلیم تھا جو کہ اس علاقے کے جید عالم تھے۔ ان کے 6 بیٹے ہوئے ان میں یزدانی مرحوم کا نمبر دوسرا تھا۔ مولانا یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے ویسے تو اپنے دوسرے بیٹوں کی بھی اچھی دینی ترتیب کی لیکن شہرت دوام مولانا یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔ یزدانی شہیدؒ نے دینی ماحول میں شعور کی آنکھ کھولی اور علم وفضل کی گود میں دینی تعلیم وتربیت کی منزلیں طے کیں۔

مولانا یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ محمدیہ چوک نیائیں ضلع گوجرانوالہ سے کیا۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مدرسہ ضیاء القرآن منڈی چشتیاں، جامعہ شرعیہ دال بازار گوجرانوالہ اور جامعہ حنفیہ نصرۃ الحق نسبت روڈ لاہور میں بھی زیر تعلیم رہے۔ 1968 میں آپ نے دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔ اس مدرسہ میں یزدانی صاحب نے شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھی اور اپنی کلاس میں اول آئے۔ اس موقع پر مدرسہ کے ناظم مولانا سید ابوبکر غزنویؒ نے خصوصی انعام سے نوازا۔ مولانا یزدانی شہید کی خوش بختی کیلئے کہ انہیں بڑے عظیم اساتذہ کرام سے اکتساب علم کا موقع ملا۔ ان کے اساتذہ کے نام یہ ہیں۔ مولانا حافظ محمد اسحاق، شیخ الحدیث مولانا عبداللہ گوجرانوالہ، مولانا بہاؤالدین، مولانا عطاء اللہ حنیف، حافظ محمد بنیامین، حافظ عبدالرشید گوہڑوی، مولانا عبدالواحد دیوبندی، اور حافظ مختار احمد۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

ان اساتذہ سے انہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، ادب، صرف ونحو، کلام، عروض، میراث، اور مناظرہ کے علوم پڑھے۔ فراغت کے بعد وہ 1968 سے 1970 تک حمید پور کلاں میں خطیب رہے۔ 1970 سے مارچ 1987 تک 17 سال جامع مسجد اہلحدیث کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ کی جگہ خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مولانا

یزدانی شہید شاہ عبدالغنی مرحوم سے متاثر تھے۔انہوں نے انہی کا اسلوب خطابت اپنایا۔آپ قادر الکلام واعظ اور بلند آہنگ خطیب تھے۔جوش و جذبہ سے بڑی ولولہ انگیز تقریر کرتے، قرآنی آیات، اور احادیث کثرت سے سناتے اور سماں باندھ دیتے۔ ان کا وعظ سن کر سامعین پر وجد طاری ہو جاتا اور وہ یزدانی صاحب کی تقریر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔یزدانی صاحب توحید کا وعظ پورے دھڑلے اور بیباکی سے کہتے۔مخالفین کو یہ بات کب گوارہ تھی۔اب یزدانی صاحب کا وعظ مخالفین کو کھٹکنے لگا۔ انہوں نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کئے۔14 اگست 1984 کو یزدانی صاحب تحریک پاکستان کے حوالے سے مقالہ پڑھنے کیلئے لاہور کیلئے گھر سے نکلے۔کامونکی لاری اڈا پر کرائے کے قاتلوں نے آپ پر خنجروں سے حملہ کر دیا اور آپ کو شدید زخمی کر کے فرار ہو گئے۔یزدانی صاحب مہینہ بھر ہسپتال میں زیر علاج رہے اللہ نے شفا بخشی اور آپ صحت یاب ہو گئے۔

صحت یابی کے بعد آپ نے پہلے سے بھی زیادہ بہادری و جرات سے توحید بیان کرنا شروع کر دی۔اور پہلے ہی خطبہ جمعہ میں واضح طور پر فرمایا کہ ''کوئی یار یا اغیار یہ نہ سمجھیں کہ شاید اس حملے کے بعد یزدانی کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ان شاء اللہ پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ کی توحید اور نبیؐ کی سنت کی پاسداری کروں گا۔ اس میدان میں کسی قسم کی کوتاہی، سستی اور بزدلی کا مظاہرہ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اب تو دل سے موت کا خوف بھی نکل چکا ہے کیونکہ میں موت کی وادی سے واپس آیا ہوں۔ موت کا چہرہ اور قبر کا دروازہ دیکھ کر آیا ہوں۔یہ ان لوگوں کی بھول ہے کہ یزدانی کو ڈرایا اور دھمکایا جا سکتا ہے۔رب کائنات کی توفیق شامل حال ہوئی تو میں قریہ قریہ،بستی بستی اور نگر نگر پہنچ کر پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور مستعدی کے ساتھ اللہ کی توحید اور نبیؐ کی سنت بیان کروں گا۔اس راہ میں جو بھی تکلیف آئے گی وہ ہمارے لئے نجات بنے گی''اللہ اللہ کیسا ایمان ہے اور یہی مومن کی شان ہے مولانا یزدانی بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں کی روح رواں ہوا کرتے تھے۔ان کی مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ آنے والے دنوں کی مسلسل دو دو ماہ کی تاریخیں بک ہوتی تھیں۔اسلام دشمن عناصر نے جب دیکھا کہ ان کا وار اس مرد جری پر کارگر ثابت نہیں ہوا تو انہوں نے دوستی کے روپ میں یزدانی صاحب کے خوردسال اکلوتے فرزند کو قوت بخش ٹیکوں کے بہانے زہریلی دوائیں دے دے کر ختم کر دیا۔یہ ان پر دوسرا حملہ تھا لیکن یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا صابر و شاکر عالم اور مرد مجاہد ان مصائب کے باوجود میدان سے نہیں ہٹا۔اور کتاب و سنت کی تبلیغ میں اسی للکار اور اسی جوش و خروش سے اپنا سفر طے کرتا رہا''۔مولانا یزدانیؒ شہید نے تحریک ختم نبوت، اور تحریک نظام مصطفیٰؐ میں بھی اپنے علاقے میں بھرپور کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ 25 مارچ 1977ء کو آپ گرفتار کر لئے گئے۔اور ایک ماہ ضلع جھنگ کی جیل میں قید رہے۔23 اپریل 1977ء کو ان کی رہائی عمل میں آئی۔دوسری بار 1986ء میں آپ کو گرفتار کیا گیا اور تیسری بار فروری 1987ء میں پابند سلاسل کئے گئے۔یہ گرفتاری دو ماہ کیلئے تھی مگر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی کوشش سے گورنمنٹ نے آپ کو 32 گھنٹے بعد رہا کر دیا۔اس رہائی پر ڈی۔سی گوجرانوالہ کو سخت ندامت ہوئی وہ آپ کو دو ماہ نظر بند رکھنا چاہتا تھا۔رہائی کے بعد ڈی۔سی گوجرانوالہ نے آپ کو کہا کہ مولانا آپ بڑے خطیب ہیں۔آپ چھوٹے چھوٹے دیہات میں تقریر کیلئے نہ جایا کریں۔تو یزدانیؒ صاحب فرمانے لگے اگر میری جماعت کا ایک فرد بھی کسی جنگل میں بستا ہو تو میں وہاں بھی پہنچ جاؤں گا۔ان الفاظ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یزدانیؒ صاحب کس قدر مسلک کی تڑپ اور تبلیغ کا جذبہ رکھتے تھے۔وہ صاحب علم عالم دین تھے۔ان کے مطالعہ کی حدود وسعت پذیر تھی۔ان کی ذاتی لائبریری تفسیر، حدیث فقہ اور اس سے متعلق کتب سے مزین تھی۔ وہ دقیق اور پیچیدہ مسائل کو چٹکیوں میں حل کر دیتے۔مسلکی غیرت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔مسلک اہلحدیث کے بارے بڑے نازک خیال رکھتے تھے اور مخالف سے کوئی بات سننا گوارہ نہ کرتے تھے۔مناظرہ و مجادلہ کے فن سے واقف تھے۔انہوں نے اہل بدعت کے علماء کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے اور بحثیں کیں۔سیاسی طور پر بھی وہ سوجھ بوجھ رکھنے والے نہایت ذکی و فطین مدبر تھے۔جماعت میں ان کے مشوروں کو خاص اہمیت دی جاتی تھی۔ آپ مرکزی جمعیت اہلحدیث (علامہ گروپ) کے نائب ناظم اعلیٰ تھے۔ اس

منصب پر انہوں نے جماعت کی ترقی کیلئے خوب کام کیا۔

مولانا یزدانی شہید نے خطابت کے میدان میں جو شہرت حاصل کی اس کے باوصف وہ تحریرو نگارش کی طرف نہ آسکے۔ البتہ ان کے خطبات 3 جلدوں پر مشتمل ہیں۔ یہ خطبات ان کے بڑے بھائی مولانا عزیز الرحمٰن نے مرتب کئے ہیں۔ نعمانی کتب خانہ لاہور کی طرف سے شائع ہونے والے ان خطبات کی وطن عزیز میں بڑی مانگ ہے۔ اس طرح حال ہی میں مکتبہ محمدیہ کی طرف سے "مواعظ یزدانی" کے نام سے یزدانی صاحب کے اہم خطبات کو ضبط تحریر میں لاکر شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ دونوں کتب خطیبوں کے لئے بڑی مفید ہیں۔ یزدانی صاحب کی شادی 1969 میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سات بیٹیوں کا باپ بنایا۔ ایک بیٹا ان کی زندگی میں فوت ہوگیا تھا اور ایک بیٹا ان کی شہادت کے 3 ماہ بعد پیدا ہوا۔ اس کا نام انعام الرحمٰن یزدانی ہے۔ ماشاءاللہ اب یہ نوجوان دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور بعض مواقع پر اسے جلسوں میں بلایا بھی جاتا ہے بڑی اچھی گفتگو کرتا ہے۔ مولانا یزدانی صاحب جیسے خطیب مدتوں بعد ہی پیدا ہوئے ہیں۔ وہ جماعت کی شان تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی خوبیوں سے نوازہ تھا۔ 23 مارچ 1987ء کی شب انہوں نے قلعہ لچھمن سنگھ لاہور کے فوارہ چوک میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے موقع پر بڑا پیارا خطاب فرمایا۔ ان کے بعد علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کا ولولہ انگیز خطاب جاری تھا کہ بم کا زبردست دھماکہ ہوا۔ اس نے قیامت صغریٰ بپا کردی کئی نفوس موقع پر ہی جام شہادت نوش کر گئے۔ علامہ یزدانی بھی سخت زخمی ہوئے اگلے روز 24 مارچ کی شب آٹھ بجے ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ 25 مارچ کو بعداز نماز ظہر کامونکی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اس میں ہزاروں افراد شریک تھے اور پھر اس مرد مجاہد کو سپرد خاک کردیا گیا اللہ ان کی قبر رحمت نازل فرمائے آمین۔

ذرا سوچو!

☆ معصوم بچوں کی گردنیں کاٹ کران کی معصوم لاشوں پر بسنتی رنگ بھرنے والو کیا ماؤں نے انہیں اس لئے جنا تھا؟

☆ کان پھاڑ دینے والے میوزک پر ڈانس کر کے پڑوس میں کراہتے مریضوں کو اذیت دینے والو اگر اس حالت میں کوئی تمہیں تکلیف دے تو تمہارا ردعمل کیا ہوگا؟

☆ محمد عربی کے ماننے والے معصوم نوجوانوں کو زبردستی ہندوانہ کلچر اور تہوار منانے پر مجبور کرنے والو کیا تم مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہو؟

☆ معصوم، پاکدامن، اور فاطمۃ الزہراء کی روحانی بیٹیوں کو انڈین گانوں کی طرف مائل کرنے والو اگر کوئی تمہاری بیٹیوں سے یہ کام کروائے تو کیا تم برداشت کروگے؟

☆ تفریح اور جشن بہاراں کے نام پر سینکڑوں لوگوں کو زخمی اور بیسیوں کو ہلاک کر کے قہقہے لگانے والو اگر تمہیں غم دے کر کوئی خوشی کا جشن منائے تو تم پسند کروگے؟

☆ ہلاکت خیز بسنت کو قانونی تحفظ دینے والو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں تمہارا جواب کیا ہوگا؟

☆ بسنت کا پیغام گھر گھر پہنچانے والے ارباب ذرائع ابلاغ تمہارا ضمیر تمہیں ملامت کیوں نہیں کرتا؟

عارف ظفر پرنٹنگ پریس۔ امین پور بازار فیصل آباد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب آف جھوک دادو انتقال فرما گئے انالله وانا اليه راجعون

پرچہ تیاری کے آخری مراحل ہی میں تھا کہ یہ افسوس ناک خبر ملی کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا طور صاحب جھوک دادو میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت صالح، متقی، پرہیزگار اور شب زندہ دار شخص اور جماعت کی معروف روحانی شخصیت میاں باقر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مولانا حمزہ رحمہ اللہ کے فرزندار جمند تھے۔ ان کی ساری زندگی قرآن وحدیث کے درس وتدریس اور وعظ و تبلیغ میں گزری۔ ہزاروں افراد نے ان سے فیض حاصل کیا۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ جامعہ سلفیہ کے اساتذہ، انتظامیہ اور طلبہ نے مولانا موصوف کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی بخشش، اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

(ادارہ)